الترغيب في فضائل الاعمال وثواب ذالك

اعمالِ صالحہ پر کیا ملے گا

تالیف

الامام الکبیر الحافظ ابی حفص

عُمَرَ بنْ أحمد بن عُثمانْ

المعروف بابن شاہین المتوفی ۳۸۵ھ

ترجمہ

حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی صاحب مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

استاذ حدیث و مدیر جامعہ حمیرا للبنات رحیم یار خان

رئیس مجلس تحقیقات علمیہ

رحیم یار خان، پاکستان

پسند فرمودہ

پیر طریقت حضرت

مولانا عبد الحمید صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

مدیر دار العلوم آزادول جنوبی افریقہ

تقریظ

حضرت مولانا

مفتی فیاض الرحیم صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث و مفتی اعظم دار العلوم نیوکاسل جنوبی افریقہ

ناشر مکتبۃ الحمیرا

متصل جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

فون: 068-5886715 فیکس: 068-5886315

الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذالک

اعمالِ صالحہ پر کیا ملے گا

تالیف

الامام الکبیر الحافظ ابی حفص

عمر بن أحمد بن عثمان

المعروف بابن شاہین المتوفی ۳۸۵ھ

ترجمہ

حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی صاحب مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

استاذ حدیث ومدیر جامعہ حمیرا للبنات رحیم یار خان

رئیس مجلس تحقیقات علمیہ

رحیم یار خان، پاکستان

تقریظ

حضرت مولانا

مفتی فیاض الرحیم صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث ومفتی اعظم دار العلوم نیوکاسل جنوبی افریقہ

پسند فرمودہ

پیر طریقت حضرت

مولانا عبد الحمید صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

مدیر دار العلوم آزاد ول جنوبی افریقہ

ناشر مکتبۃ الحمیرا

متصل جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

فون: 068-5886715 فیکس: 068-5886315

نام کتاب	اعمال صالحہ پر کیا ملے گا
مترجم	مولانا عبدالغنی طارق صاحب لدھیانوی
طباعت باہتمام	شبیر احمد فاروقی
اشاعت اول	اگست 2006ء
تعداد	1000

پیش لفظ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم . وبعد.

آج کے پرفتن دور میں ہر مسلمان مادی اسباب کی طرف دوڑ دھوپ میں یہود ونصاری سے بھی آگے بڑھا ہوا ہے وہ تو ہفتہ اتوار کو گرجا کا چکر لگا لیتے ہیں کہ یہ نام کا مسلمان بھول کر جمعہ وعیدین کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا۔ دیگر اعمال زکوٰۃ، حج، گھروں میں پردہ، صلہ رحمی، انسانی ہمدردی کا کہیں کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔ تجارت بڑھانے کیلئے بینک سے سودی رقم اور انشورنس کمپنیوں سے تعلقات کو گناہ نہیں سمجھا جاتا، اس میں بڑے بڑے نمازی، حاجی، سب سے آگے بڑھنے کی فکر میں ہیں۔ ان کے دل ودماغ میں کبھی حرف غلط کی طرح بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اب تو اس فعل سے توبہ کی جائے۔ جس فعل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اکثر عرب وعجم کے مسلم ممالک میں بنت حواء سے گھروں اور مارکیٹوں میں اس طرح خدمت لی جاتی ہے کہ گویا کہ وہ ہماری زرخرید باندیاں ہیں۔ جن غیر محرمات کی طرف ایک نظر کے بعد دوسری نظر اٹھانے کی شریعت میں اجازت نہیں وہ بنت حواء سر سے پاؤں تک بلا لباس اس حاجی، نمازی، شیخ، صوفی کی نظر کے سامنے سارا دن گھومتی ہے اور چند ٹکوں کی خاطر اپنی ہر اداء سے اس کا دل بہلانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس پر توبہ واستغفار کی بجائے اس حاجی، نمازی کو اس پر فخر ہے کہ میری شاپ میں بلیک کی بجائے وائٹ ملازمہ ہے۔ کیا مطلب یہ ان کو سیمپل کے طور پر پیش کر کے گاہک کو متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف مساجد میں مؤذن اور خدام افریقہ کے سیاہ فام لوگ ہیں۔ جن کو اذان

کے الفاظ تک درست نہیں آتے لوگ ان کے قریب بیٹھنے سے نفرت کرتے ہیں۔ مساجد میں ان سیاہ فام کو کیوں مقرر کیا جاتا ہے کیونکہ وہ کم اجرت پر دستیاب ہیں۔ حالانکہ فرمان ہے کہ مساجد میں ایسا حُسن صوت والا مؤذن مقرر نہ کیا جائے جس کی اذان کی آواز سن کر لوگ مسجد کی طرف بھاگتے ہوئے آئیں اور ایسا حسین صورت و حسین سیرت امام متعین کیا جائے جس کی مجلس میں آنے والے طویل وقت گزرنے کے باوجود بھی تعب محسوس نہ کریں۔ فالی اللہ المشتکی. و اللہ المستعان.

انہی احوال کے پیش نظر بندہ وقتاً فوقتاً اصلاحی عربی کتب کے ترجمے کر کے شائع کرتا رہتا ہے تاکہ شاید کسی کی اصلاح کا ذریعہ بنے اور اس سیہ کار کا کام بھی ہو جائے۔ بندہ ان دنوں ساؤتھ افریقہ کے سفر میں دار العلوم آزادول میں مقیم ہے اس سفر میں دیگر خرافات سے تنگ دلی کے باوجود میری خوش قسمتی یہ ہے کہ ادارہ کے مہتمم حضرت حکیم الامت حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ دامت برکاتہم العالیہ کے خلیفہ مجاز، عالم باعمل، صوفی باصفا، ہمدرد قوم، سخی دل، مہمان نواز، سرپرست جامعات و مدارس اسلامیہ، حضرت مولانا عبد الحمید صاحب مدظلہ و دامت برکاتہم العالیہ کے روحانی فیض سے استفادہ کا موقع نصیب ہوا۔ جس نے احوال امت پر کچھ رہنمائی کی۔ تو بتوفیق اللہ اس مختصر سفر اور دار العلوم آزادوِل کے قیام کی برکت سے یہ میری تیسری عربی کتاب کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ یہ کتاب محدث الامام الحافظ ابی حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف بابن شاہین المتوفی ۳۸۵ھ کی ہے جس کا نام الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذالک ہے۔ اس میں کل ۶۸۱ احادیث ہیں۔ بندہ نے اس کتاب میں سے پہلے تین ابواب کے علاوہ باقی ابواب فضائل کی غیر معروف روایت جو عام کتب

میں موجود نہیں ہیں۔ اور ہمارے عموماً علماء کرام ان کو بیان نہیں کرتے بلکہ چند معروف روایات پر ہی اکتفا کرنے کا رواج ہے۔ اسلئے اس کتاب کی ۶۸۱ روایات سے صرف ۲۰۸ غیر معروف روایات کو اس مختصر میں پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذریعہ بنا کرامت کو اعمال صالحہ پر اور اپنے احکام اور حضور ﷺ کی اطاعت پر کھڑا فرما دے۔ علماء کرام کیلئے بعض سندی ابحاث کو حدیث کے نیچے عربی میں درج کر دیا ہے تاکہ بوقت ضرورت تحقیق ہو سکے کیونکہ فضائل میں ضعیف احادیث پر عمل کرنا اور ان کو احادیث کو بطور دلیل پیش کرنے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ اسلئے ان کے ضعف کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ قارئین میں اس کے پڑھنے سے عمل کا شوق پیدا ہوگا۔ آخر میں تمام پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ اس بندہ عاجز کی اور پروف ریڈنگ کرنے والی فاضلات، فاضلہ ثمینہ امین، حلیمہ امین، سمیہ لدھیانوی وصائمہ صادق کی مغفرت کیلئے بھی دعاء فرمائیں تاکہ آخرت کی رسوائی سے بچا جا سکے۔

والسلام

بندہ طالب دعا:

عبدالغنی طارق لدھیانوی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔ ووفاق المدارس پاکستان

استاد حدیث ومدیر جامعہ حمیرا للبنات رحیم یار خان

رئیس مجلس تحقیقات علمیہ رحیم یار خان

حال وارد دار العلوم آزادوِل ساؤتھ افریقہ۔ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ۔

حالات مصنف

نام: امام، حافظ، مفسر، مؤرخ، محدث، واعظ، ثقہ، مأمون، ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب بن ازداذ بن سراح بن عبدالرحمٰن، المعرف بابن شاہین ہے۔

ولادت اور وفات: مصنف کی ولادت ۲۹۷ھ بغداد میں ہوئی اور وفات ۳۸۵ھ بغداد میں ہوئی اور امام احمد بن حنبلؒ کے قریب دفن کیئے گئے۔

طلب علم میں سفر:

محدث ابن شاہین نے علماء بغداد سے حصول علم کے ساتھ ساتھ دور دراز کے سفر بھی طلب حدیث میں کیئے۔ مثلاً بصرہ، اُبلہ، واسط، دقتہ، حمص، دمشق، طرابلس، رملہ، حجاز مقدس، مصر وغیرہ کے اسفار کیئے۔

محدث ابن شاہین کے اساتذہ:

ابن شاہین کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے یہاں ہم چند کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱)۔ان کے والد احمد بن عثمان، (۲) عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز ابوالقاسم البغوی (۳) عبداللہ بن سلیمان الاشعث سجستانی۔(۴) یحی بن محمد بن ماعد کابت مولیٰ ابی جعفر المنصور

محدث ابن شاہین کے شاگرد:

۱۔عبیداللہ بن عمر بن احد۔۲۔ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد العتیقی ۔۳۔ابوالقاسم علی بن

المحسن التنوخی ۔۴۔ ابومحمد الحسن بن ھلال الجوہری ۔۵۔ ابومحمد۔ الحسن بن محمد الحلال ۔۶۔ ابوالقاسم عبیداللہ بن احمد الازہری ۔۷۔ ابوسعد المالینی ۔۸۔ ہلال بن محمد الحفار ۔۹۔ احمد بن محمد ابرقانی ۔۱۰۔ محمد بن احمد ابی الفوارس ۔۱۱۔ محمد بن علی بن الفتح العشاری ۔۱۲۔ محمد بن علی بن محمد بن المھندی باللہ ۔۱۳۔ محمد بن دشاح ۔۱۴۔ احمد بن محمد بن زکریا النوی وغیرہ۔

ابنِ شاہین کی تالیفات:

(۱) مسند کبیر۔ (۲) مسند ابی حنیفہؒ۔ (۳) کتاب الصلاۃ۔ (۴) الافراد۔ (۵) الامالی۔ (۶) الفوائد۔ (۷) الدلائل۔ (۸) الجنائز۔ (۹) الناسخ والمنسوخ۔ (۱۰) الاربعین۔ (۱۱) الزہد۔ (۱۲) النصیحہ۔ (۱۳) الترغیب فی الذکر۔ (۱۴) فضل لا الٰہ الا اللہ۔ (۱۵) کتاب الدعاء۔ (۱۶) فضائل شہر رمضان۔ (۱۷) فضائل القرآن۔ (۱۸) کتب ابکاء۔ (۱۹) فضل التواضع۔ (۲۰) کتاب العلم وفضلہ۔ (۲۱) العقل وفضلہ۔ (۲۲) السخاء والجود۔ (۲۳) کتاب الصبر۔ (۲۴) کتاب برالوالدین۔ (۲۵) ذم الشہوات۔ (۲۶) کتاب حفظ السان۔ (۲۷) الرعیات لدین شاہین۔ (۲۸) الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذالک۔ جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ (۲۹) التاریخ الکبیر۔ (۳۰) معرفۃ الصحابہ۔ (۳۱) معجم ابن شاہین۔ (۳۲) فضائل فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ (۳۳) معجم الشیوخ (۳۴) الضعفاء۔ (۳۵) تاریخ اسماء الثقات۔ (۳۶) التفسیر الکبیر۔ (۳۷) السنۃ فی العقائد۔ وغیرذالک۔

کلمات بابرکت

مردِ مؤمن ولی کامل عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ خلیفہ مجاز حضرت والا حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔

ومدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ آزادوِل جنوبی افریقہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحمن

محترم ومعزز قارئین کرام، حق تعالیٰ کا بے انتہاء لطف وکرم واحسان ہے کہ اس نے محض اپنی توفیق سے اس کتاب الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذالک جوکہ عربی میں ہے اس کا اردو ترجمہ حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ کو جنوبی افریقہ کے سفر کے دوران کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ اس کتاب میں عمل صالح پر کیا ملے گا اس کا علم ہے اور علم ہی سے انسان مجدد ومشرف ہے اور اسی لئے اس کو اشرف المخلوق کا درجہ دیا گیا ہے اور علم بھی حقیقتاً سودمند وہی ہے۔ جس سے دارین کی صلاح و فلاح وابستہ ہو۔ علم جہاں اساتذہ اور صحبت اور مجالست سے حاصل ہوتا ہے وہیں علم کتب سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ کتاب انسان کی بہترین رفیق ہے اور ظاہر ہے کہ مسلمان کیلئے سب سے مقدم وہی کتاب ہے جو دینی مضامین کی حامل اور شرعی احکام کی آئینہ دار ہو۔ جس سے زندگی کو صالح فکر وعمل سے آراستہ کرنے والی معلومات میں اضافہ ہو اور ایمان وعمل میں قوت پیدا ہو۔ اسلئے بندہ گزارش کرتا ہے کہ آپ خودبھی

دینی کتابوں کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں اور متعلقین واحباب کو بھی مطالعہ کی ترغیب دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دنیا وآخرت اچھی فرمائے۔

عبدالحمید

خادم العلم والعلماء والصلحاء

دارالعلوم آزادوِل جنوبی افریقہ

تقریظ

محقق وقت حضرت مولانا مفتی فیاض الرحیم صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث ومفتی اعظم دارالعلوم نیوکاسل، جنوبی افریقہ۔

حامدا ومصليا ومسلما. وبعد

ابن شاہین کی ہر کوشش صدآفرین ہے۔ان کا مقام بھی شاہانہ ہے ان کی جستجو بھی عارفانہ ان کی آرزو بھی عاشقانہ ان کا انداز بھی جاودانہ ان کا کلام بھی ناصحانہ ان کی فکر بھی والہانہ **تقبل الله وبارك فيه واعلىٰ درجته فی اعلى عليين وجزى الله عنا وعن اية الحبيب المصطفىٰ خير الجزاء.**

حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم ایک علمی ذوق اور دینی درد سے آشنا انسان ہیں۔ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ دامے درہے قدمے سخنے خدمات جاری رہیں۔ ماشاء اللہ کئی اعمال خیر کیلئے یہ مفتاح الخیرات والبرکات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ جہود جبارہ کو قبول فرمائے۔وکثر اللہ امثالہ۔ زیرِ نظر کتاب اعمال حسنہ کی ترغیب ہے۔اور مبشرین ومنذرین ہر نبی کی ایک صفت لاتنفک ہے اور ترغیب ہی مہمیز کا بھی کام دیتی ہے۔ ہاں مساوی اعمال پر مبشرات کا انتظار کرنا یقیناً تسویل شیطانی اور اغواء نفسانی ہے۔ جتنا اعمال کے فضائل اور ان پر ملنے والے اجر و وعدے سامنے ہوں گے اس کا شوق فطرتاً بڑھے گا اور جتنا شوق بڑھے گا

اس عمل کی عادت ہو گی اور مداومت ومزاولت سے اس میں صفتِ احسان عیاں ہو کر حقیقت عبادت بھی آ جائیگی۔ فضائل اعمال میں چونکہ احادیثِ ضعیفہ بھی مقبول ہیں بشرطیکہ ضعف شدید نہ ہو اور اصل معمول کے یہ زمرے میں مندرج ہو جائے اور عمل کے وقت احتیاط کا پہلو پیش نظر ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس فضیلت سے محروم رہ جاؤں۔ چلو اس پر عمل پیرا ہو جاؤں۔ اگلا وقت کسے معلوم کتنا اور کب سوف لعل۔ اعمال حسنہ کی فہرست تو اتنی طویل ہے کہ اس کی برانچز اور شاخیں نکلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ شجر طوبیٰ ہے اور سچ فرمایا محبوب کائنات ﷺ کہ مؤمن کا پیٹ اچھے کاموں سے ہرگز نہیں بھرتا۔ یہاں تک کہ اس کا آخری ٹھکانا جنت ہو جائے۔ یہ بھی پیش نظر رہے کہ کثرتِ عمل محمود ہے مگر حسن عمل مطلوب ہے۔ ایکم احسن عملا اور حسن عمل کیلئے ایمان واحتساب اور تیسیر وتقبیل کی دعائیں کارگر ہیں۔ اور پھر اعمال میں بھی درجات ہیں اور اعمال کے بھی درجات ہیں اور اہل اعمال کے بھی درجات ہیں۔ خوب سے خوب تر کی فکر ہمیشہ رہنی چاہیے۔ اور استقامت تو اصل چیز ہے۔ عمل کی نیت سے پڑھیں عمل میں لائیں اور اس فقیر کیلئے پھر دل سے دعا گو ہوں۔

تقبل الله منا ومنكم صالح الاعمال وفقنا جميعاً عافيه رضاه انه سميع قريب مجيب.

فیاض الرحیم

خادم الحدیث النبوی الشریف دار العلوم نیو کاسل جنوبی افریقہ

باب ۱:

لا الہ الا اللہ کی فضیلت

حدیث ۱: قال ابن شاھین حدثنا احمد بن اسحاق المکی قال اخبرنا سلمة بن شبیب قال اخبرنا عبداللہ بن ابراھیم المدنی قال اخبرنا عبداللہ بن ابی بکر عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور کا ستون ہے۔ جب بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ٹھہر جاؤ۔ وہ عرض کرتا ہے یا رب کیسے ٹھہر جاؤں ابھی اس کلمہ کو کہنے والی کی مغفرت نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اس کی مغفرت کر دی تو وہ ٹھہر جاتا ہے۔

(قال البعض ضعیف، وقال ابن الجوزی والسیوطی موضوع)

حدیث ۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے سامنے ایک نور کا ستون ہے۔ جسکی جڑ ساتوں زمینوں کے نیچے ہے اور اسکا اوپر کا حصہ عرش سے لگا ہوا ہے۔ جب کوئی بندہ اشھد ان لا الہ الا للہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہتا ہے تو وہ ستون حرکت کرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ستون رک جا' وہ عرض کرتا ہے کیسے رکوں حالانکہ ابھی اس کو کہنے والے کی مغفرت نہیں

ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ٹھہر جا میں نے اسکی مغفرت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کثرت سے اس ستون کو ہلاتے رہا کرو۔

(فی اسنادہ عمر بن صبح الخرسانی وھو متروک وقال ابن حبان عمر بن صبح یضع الحدیث علی الثقات)

حدیث ۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون زیادہ مستحق ہوگا۔ آپ نے فرمایا تیری حدیث پر اشتیاق دیکھ کر میرا گمان بھی یہی تھا کہ یہ بات تجھ سے پہلے کوئی نہیں پوچھے گا۔ میری شفاعت سے نفع اٹھانے والا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اخلاص دل سے کہے لا الہ الا اللہ۔

حدیث ۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت معاذ تشریف لائے میں نے عرض کی کہاں سے آرہے ہو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے میں نے عرض کیا آپ نے کیا فرمایا۔ تو معاذ نے فرمایا آپ فرمارہے تھے جو اخلاص سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دے وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا کیا آپ نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ فرمایا ہاں (اگر یقین نہ آتا ہو تو) جا کر پوچھ لو' فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ معاذ نے آپکی طرف سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا معاذ نے سچ کہا' معاذ نے سچ کہا۔

حدیث ۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور سے روایت کرتے ہیں کہ جو بھی بندہ رات یا دن میں لا اِلٰہ اِلا اللہ کہتا ہے اسکے نامہ اعمال سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور انکی جگہ

نیکیاں لکھی جاتی ہیں (فیہ عثمان بن عبدالرحمٰن متروک)

حدیث ۶: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ یوں کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تو اسکے لیے چالیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی

حدیث ۷: حضرت عبید بن صخر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے ایک جماعت یمن بھیجی تو کام تقسیم فرمائے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن وحضر موت کے لوگوں کیلیے معلم بنا کر بھیجا، اور فرمایا اے معاذ تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو وہ تم سے جنت کی چابی کے بارے میں سوال کریں گے تو تم ان کو بتانا کہ جنت کی چابی لا الٰہ الا اللہ ہے یہ کلمہ ہر چیز کو پھاڑ کر اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتا ہے، جو شخص اس کلمتہ کو اخلاص سے کہتا ہوا قیامت کے دن آئیگا تو یہ کلمہ سارے گناہوں پر غالب ہو جائیگا

حدیث ۸: خداش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو بصرہ کے بازار میں دیکھا ایک خچر پر سوار تھے ایک کپڑے سے منہ ڈھانکے ہوئے تھے، میں نے انکے خچر کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا مجھے وہ آنکھیں دیکھائیں جنہوں نے حضور کو دیکھا ہے اور مجھے وہ حدیث سنائیں جو خود آپ نے حضور سے سنی ہو تو حضرت انس نے فرمایا ایک روز آپ نے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا اے لوگو کوئی بندہ تعجب کی وجہ سے لا الٰه الا الله کہتا ہے تو

اللہ تعالی اس کلمہ کیوجہ سے ایک درخت پیدا کرتے ہیں جس کے پتوں کی تعداد قیام دیتا ہے تا قیام قیامت تک کے دنوں کے برابر ہوتی ہے، ہر پتہ اس بندہ کیلئے استغفار کرتا ہے اور تسبیح کرتا رہے گا قیامت تک ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی یہ عطاء تو تعجب پر لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے لئے ہے، لیکن اگر کوئی بغیر تعجب کے اخلاص سے کہے تو؟ آپ نے فرمایا اگر بندہ اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ سے ایک پرندہ پیدا کرتے ہیں جو جنت کے باغوں میں کھاتا ہے اور جنت کی نہروں سے پیتا ہے جب اللہ تعالی اس بندہ کی روح قبض کرتے ہیں تو وہ پرندہ عرض کرتا ہے یا رب آپ نے مجھے اس بندہ کی تسبیح کیوجہ سے پیدا کیا تھا اسلئے اسکی روح کو بھی میرے ساتھ کر دیجئے تو اللہ تعالی اس بندہ کی روح کو اس پرندہ پر سوار کر دیتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ جنت کے پھل قیامت تک کھاتی رہے گی، جب قیامت کا دن ہوگا تو بندہ کی روح اسکے جسم میں لوٹا دی جائیگی (اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ مرنے کے بعد روح کا جسم سے تعلق نہیں رہتا، تعلق بہر حال رہتا ہے اس تعلق کیوجہ سے قبر میں میت راحت یا عذاب محسوس کرتی ہے، یہی اہلسنت کا مذہب ہے اسکے خلاف معتزلہ، مماتیہ کا عقیدہ ہے جسکا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں) (اسنادہ ضعیف جدا بل یظہر علیہ الواضع)

حدیث ۹: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بلا تعجب محض اخلاص سے لا اِلٰہَ اِلا اللہ کہتا ہے تو ایک پرندہ عرش کے نیچے اڑنے لگتا ہے اور تسبیح کرنے والوں کے ساتھ تسبیح کرتا رہتا ہے قیامت تک اور اسکا ثواب اس کلمہ کہنے

والے بندہ کو ملتا ہے

حدیث ۱۰: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب بندہ اخلاص سے لا اِلہ اللہ کہتا ہے وہ سیدھا اللہ کے پاس پہنچ جاتا ہے، تو اللہ اس کلمہ پڑھنے والے بندہ کیطرف نظر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالی مؤحد پر سوائے نظر رحمت کے اور کوئی نظر نہیں ڈالتے۔

حدیث ۱۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بندہ 'لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له احد اصمد الم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد' کہتا ہے تو اللہ تعالی اسکے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور جو اسکو بار بار پڑھے گا تو اللہ تعالی بھی بار بار اس قدر نیکیاں لکھتا ہے۔

باب ۲:

درود شریف کی فضیلت

حدیث ۱۲: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے میں قیامت کے دن اسکا شفیع ہونگا۔

حدیث ۱۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اب بندہ کی مرضی وہ مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے یا کم پڑھے۔

حدیث ۱۴: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل ؑ مجھ سے ملے اور مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمالیا ہے جو آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کرونگا۔ اور آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کرونگا۔ میں اس پر اللہ کے سامنے سربسجود ہوگیا۔ (یعنی سجدہ شکر ادا کیا)

حدیث ۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بندہ یوں کہے " جزا اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم عنا ما هو اهله " ہزار دن تک ستر فرشتے اسکا

ثواب لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

حدیث ۱۶: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجلس والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ندامت کا سبب ہوگی اگر وہ جنت میں ہوتے تو انکو اسکے ثواب کا اندازہ ہوتا۔

حدیث ۱۷: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے انور پر ایسی بشاشت دیکھی تھی جو اس سے قبل کبھی نہ دیکھی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج میں آپ پر ایسی بشاشت دیکھ رہا ہوں جو کبھی نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میں کیوں خوش نہ ہوں ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور اللہ کی طرف سے بشارت سنا کر گئے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی بندہ آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔

حدیث ۱۸: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوشی میں نے آپ پر پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اے ابو طلحہ میں کیوں خوش نہ ہوں حالانکہ ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اپنی امت کو خوشخبری سنا دیں کہ جو بندہ آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالی اسکے لئے دس نیکیاں لکھے گا' دس گناہ مٹا دے گا' دس درجے بلند کرے گا۔ اور اللہ اس پر رحمت

نازل کریگا۔ اور قیامت کے دن اسے میرے سامنے لایا جائے گا۔

حدیث ۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ روزانہ مجھ پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا گھر ضرور دیکھ لے گا۔

حدیث ۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تعظیماً مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کے اس درود سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتے ہیں جس کا ایک پر مشرق دوسرا مغرب کو پہنچتا ہے اور اس کے پاؤں ساری زمینوں کے نیچے اور اس کا سر عرش کو لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں قیامت تک میرے اس بندے کیلئے استغفار کر جس نے اپنی نبی پر درود پڑھا۔

حدیث ۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ میں کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کروں۔ پہلے میں نے ایک ثلث وقت کا ذکر کیا پھر نصف وقت کا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جی چاہتا ہے کہ سارا وقت درود شریف پڑھنے میں لگا دوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دینی اور دنیاوی معاملات کی کفایت فرمائیں گے۔

حدیث ۲۲: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر نور ہوگا۔ جو بندہ جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دے گا۔

باب ۳:

وضو کی فضیلت

حدیث ۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کا پانی منگوایا ایک دفعہ چہرہ مبارک ایک دفعہ ہاتھ مبارک ایک دفعہ پاؤں مبارک دھوئے پھر فرمایا یہ وہ وضوء ہے س کے بغیر نماز قبول ہی نہیں ہوتی۔ پھر ایک دفعہ وضوء کا پانی طلب فرمایا تو وہ چہرہ مبارک دو دفعہ ہاتھ مبارک دو دفعہ پاؤں مبارک دو دفعہ دھوئے اور فرمایا اس وضوء پر ڈبل اجر ملتا ہے۔ پھر پانی طلب فرمایا چہرہ مبارک تین دفعہ۔ ہاتھ مبارک تین دفعہ۔ پاؤں مبارک تین دفعہ دھوئے اور فرمایا ہر اعضاء کو تین تین دفعہ دھونا میری بھی سنت ہے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت ہے۔

حدیث ۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض وضوء اعضاء کا ایک دفعہ دھونا ہے جو بندہ دو دو دفعہ دھوئے گا اس کیلئے ڈبل اجر و ثواب ہے اور جو تین تین دفعہ دھوئے گا اس نے میری اور سابقہ انبیاء کی سنت پر عمل کیا۔

حدیث ۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے۔

حدیث ۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے دیکھا کہ اپنے پاؤں ہاتھوں اور پاؤں کو اوپر تک دھوتے تھے اور فرماتے تھے قیامت کے دن میری امت کے ہاتھ اور پاؤں وضوء کے پانی پہنچنے تک جگ مگا رہے ہوں گے۔ جس کا جی چاہے اپنے اعضاء کی چمک کو زیادہ کرے۔

حدیث ۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعضاء وضوء قیامت کے دن چمک دار ہوں گے جو اس میں اضافہ کرنا چاہے کر لے۔

حدیث ۲۸: ابو مسلم خولانیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا وہ مسجد میں یہ حدیث بیان فرما رہے تھے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضوء کرے یعنی اچھی طرح ہاتھ دھوئے اچھی طرح چہرہ دھوئے اچھی طرح مسح کرے سر کا اور کانوں کا، پھر فرض نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے سارے گناہ جو اس نے پاؤں سے کئے ہوں اور ہاتھوں سے کئے ہوں، کانوں سے صادر ہوئے ہوں، آنکھوں سے کئے ہوں، یا دل میں خیال گناہ لایا ہو، سب کو معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم یہ حدیث میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار مرتبہ سنی ہے۔

حدیث ۲۹: ابی مسلم تغلبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شام کا ایک شخص بیت المقدس گیا پھر وہاں سے واپس دمشق آ رہا تھا کہ دمشق سے دو میل باہر ایک شخص اسے ملا اس نے کہا آپ کہاں سے آ رہے ہو اُس نے کہا بیت المقدس سے اس نے کہا آپ وہاں ابی امامہ

کو دیکھا؟ اس نے کہا جی ہاں، اس نے کہا انہوں نے تجھ سے کیا حدیث بیان کی؟ اُس نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مسلمان فرض نماز کیلئے اچھی طرح وضوء کرے (اور نماز پڑھے) اللہ اس کے وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں، یا اس کے ہاتھوں نے کئے ہوں، یا اس کی آنکھوں سے ہوئے ہوں، یا اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں، یا اس کی زبان سے ہوئے ہوں، یا اس کے دل میں پیداء ہوئے ہوں، سب معاف فرما دیتے ہیں۔ اس شخص نے کہا واقعی یہ بات آپ نے ابی امامہ سے سنی ہے؟ اُسنے کہا ہاں، یہ کہنے لگا اچھا دمشق میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے تا آنکہ میں بیت المقدس جا کر یہ حدیث خود ابوامامہ سے نہ سن لوں، کہتے میں واپس بیت المقدس پہنچا حضرت ابوامامہ مسجد کے صحن میں بیٹھے اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضرت ایک شخص نے آپ کی طرف یہ حدیث (سابقہ) مجھے سنائی ہے۔ فرمایا انہوں نے قسم کھا کر فرمایا لا الہ الا اللہ میں نے یہ حدیث حضور ﷺ سے بار بار سنی ہے۔

حدیث ۳۰: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہین کہ حضرت عثمان اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے مؤذن نماز عصر کیلئے بلانے آیا تو انہوں نے وضوء کیلئے پانی مکنوایا اور وضوء فرمایا پھر فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر حکم خدا یہ نہ ہوتا کہ کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی نازل کردہ کو چھپاتے ہیں) تو میں کبھی بیان نہ کرتا۔ پھر فرمایا میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے جو بندہ اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس نماز سے پہلی نماز کے درمیان ہونے والی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

حدیث ۳۱: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضوء کرے جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے پھر فرض نماز پڑھے تو یہ نماز دو نمازوں کے درمیانی اوقات کیلئے کفارہ ہے۔

حدیث ۳۲: حضرت عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ جب مسلمان وضوء میں کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں جب ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے گناہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ کانوں سے نکل جاتے ہیں جب بندہ پاؤں دھوتا ہے کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کا یہ چلنا بھی نماز ہی میں لکھا جاتا ہے اور اسکا اجر وثواب اس کے علاوہ رہا۔

حدیث ۳۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تین چیزیں کفارہ ہیں۔ تین درجات کو بلند کرنے والی ہیں۔ تین نجات دینے والی ہیں۔ تین ہلاک کرنے والی ہیں۔

پہلی تین یہ ہیں: سردی میں اچھی طرح وضوء کرنا۔ ۲۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ۳۔ جماعت کی نماز کیلئے چل کر جانا۔

دوسری تین یہ ہیں: ۱۔ لوگوں کو کھانا کھلانا۔ ۲۔ سلام کرنا۔ ۳۔ رات کو جب لوگ سو

جائیں اٹھ کر نماز پڑھنا۔

تیسری تین یہ ہیں: ۱۔ خوشی اور ناراضگی میں انصاف کرنا۔ ۲۔ فقر اور تونگری میں میانہ روی اختیار کرنا۔ خلوت اور جلوت دونوں میں اللہ سے ڈرنا۔

چوتھی تین یہ ہیں: ۱۔ بخل کرنا۔ ۲۔ خواہشات کا اتباع کرنا۔ ۳۔ عجب پسندی۔

حدیث ۳۴: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ سیدھے رہو اور نزدیک رہو، تمہارے اعمال میں بہترین چیز نماز ہے۔ مؤمن ہی ہمیشہ باوضوء رہتا ہے۔

حدیث ۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ اے انس وضوء اچھی طرح کیا کر اس سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

حدیث ۳۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ سردی میں اچھی طرح وضوء کرنا۔ مسجد کی طرف چل کر جانا۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا گناہوں کو بالکل دھو دیتا ہے۔

باب۴:

نماز کی فضیلت

حدیث ۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ دونوں نقل کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے آپ نے فرمایا اس درخت کو کاٹ دو جب اس کی ٹہنی خشک ہوگئی تو آپ نے ایک خشک ٹہنی لیکر اس کو مارا تو اس کے سارے پتے جھڑ گئے۔ پھر فرمایا یہی مؤمن کی مثال ہے جب وہ نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے اس کے گناہوں کو جمع کر کے اس کے سر پر رکھ دیا جاتا ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے کہ اس کے گناہ دائیں بائیں گر جاتے ہیں۔

حدیث ۳۸: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسکے سر پر رکھدیئے جاتے ہیں پھر جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ گرتے رہتے ہیں تا آنکہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے کہ اس کے تمام گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

حدیث ۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ جب وہ نماز کیلئے وضو کرتا ہے ایک فرشتہ ساتھ رہتا ہے اگر وہ وضوء کو اچھی طرح کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تو نے وضوء مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر دنیا و آخرت کی

خیر مکمل فرمائے۔ اگر وہ وضوء میں کمی کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تو نے وضوء میں کمی کی اللہ تعالیٰ بھی دنیا و آخرت کی خیر میں کمی کریں گے اور اسی طرح ایک فرشتہ انسان کو کمر سے پکڑے رکھتا ہے اگر وہ بندہ تواضع کرتا ہے تو وہ اسے بلند کرتا ہے اگر وہ تکبر کرتا ہے تو وہ اسے نیچا کرتا ہے۔ (اسنادہ ضعیف جداً)

حدیث ۴۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ہر نمازی کے دائیں اور بائیں ایک فرشتہ مقرر ہے اگر وہ نماز کو آداب خشوع وخضوع سے مکمل کرتا ہے وہ فرشتے اسے لیکر آسمان پر چڑھتے ہیں اور اگر وہ نماز بلا آداب و بلا خشوع وخضوع پڑھتا ہے تو وہ نماز اس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

حدیث ۴۱: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کی نشانی نماز ہے۔ جو توجہ قلب سے اس کے آداب وسنن کی رعایت کے ساتھ اس کی حفاظت کرتا ہے وہی مؤمن ہے۔

حدیث ۴۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نماز مؤمن کیلئے نور ہے۔

حدیث ۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نمازی اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے۔

حدیث ۴۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقامت ہو چکی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے نکلے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے تھے پھر فرمایا یہ اسلئے کیا تا کہ نماز کی طرف چلنے میں ہمارے قدم کی تعداد زیادہ ہو جائے۔

حدیث ۴۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے تا آنکہ وہ حرکت کرنے لگے۔ (یعنی پھر ہٹ جاتی ہے)۔

حدیث ۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ساتھ زیادہ محبت کرتے اس کو نماز کا حکم فرمایا کرتے تھے (یعنی نفل نماز کا، کثرت نماز کا)

باب ۵:

جماعت کی نماز کی فضیلت

حدیث ۴۷: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس درجہ بڑھی ہوئی ہے اور وہ نفل نماز جو چھپ کر پڑھی جائے ان نوافل سے جو لوگوں کے سامنے پڑھے جائیں پچیس درجہ افضل ہیں۔

باب ٦:

نماز عشاء و فجر کی فضیلت

حدیث ۴۸: حضرت ابن عائذ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھی اس کے لئے مقبول حج وعمرہ کا ثواب ہے۔

حدیث ۴۹: حضرت ابو ہریرہ وابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جو آخری خطبہ ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں نمازوں کو اہتمام کے ساتھ جماعت سے اداء کرے وہ پل صراط پر تیز بجلی کی طرح گزر جائیگا اور قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کے مشابہ ہوگا اور ہر دن کی نمازوں کی حفاظت پر ایک ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جائیگا۔ وہ شہید جو راہ خداء میں قتل کئے گئے۔ (قال البعض ہذا الحدیث موضوع)

باب ۷:

نماز مغرب کی فضیلت

حدیث ۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ساری نمازوں سے زیادہ محبوب نماز نماز مغرب ہے کیونکہ اسی سے بندے کی رات

شروع ہوتی ہے اور دن ختم ہوتا ہے اس میں مسافر اور مقیم برابر ہے۔ جو بندہ مغرب کے فرضوں کے ساتھ اس کے بعد دو رکعت اور پڑھے اس کا نام علیین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص فرضوں کے بعد چار رکعت اور پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں موتیوں سے جڑے ہوئے دو محل تیار کریں گے ان کی حسن و خوبی کو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں اور اگر کوئی فرضوں کے بعد چھ رکعات اور پڑھے تو اس کے چالیس برس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ۵۱: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بندہ نماز مغرب کے بعد عشاء تک اپنے کو مسجد میں روکے رکھے ذکر اور تلاوت کے علاوہ کسی کام یا گفتگو میں نہ لگے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کیلئے جنت میں دو محل بنائیں۔ ہر محل کی وسعت سو سال چلنے کی مسافت کے بقدر ہوگی اور اس میں ایسے درخت ہوں گے کہ ایک ہی درخت کا سایہ جہاں کے انسانوں کیلئے کافی ہوجائیگا بلکہ بڑھ جائے گا۔

حدیث ۵۲: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مغرب کے بعد دو رکعت پڑھے اس قبل کہ کسی سے بات چیت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حظیرۃ القدس میں جگہ عطاء فرمائیں گے۔ آپ سے کہا گیا کہ اگر کوئی مغرب کے بعد چار رکعت پڑھے؟ فرمایا وہ ایسا ہے گویا اس نے حج کے بعد حج کیا، پوچھا گیا کہ اگر کوئی چھ رکعت پڑھے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دے گا۔

حدیث ۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو بندہ مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے چھ رکعت پڑھے وہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔

حدیث ۵۴: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں ایک غزوہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی غزوہ کی طاقت نہیں رکھتا؟ فرمایا مغرب کے بعد عشاء تک مسجد میں بیٹھنا اور فجر کے بعد طلوع شمس تک مسجد میں رہنا دو غزووں میں شرکت کے برابر ہے۔

باب ۸:

ظہر سے قبل و بعد نماز کی فضیلت

حدیث ۵۵: حضرت عنسبہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ ظہر سے قبل چار رکعتیں پڑھے اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھے (دو سنت دو نفل) اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے۔ فرمایا جب سے میں نے سنا کبھی ان کو نہیں چھوڑا۔

حدیث ۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھی مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھی (یعنی سنتیں اور نوافل) اس کی مغفرت ہو جائے گی اور دو فرشتے اس کی سفارش کریں گے۔

باب ۹:

عصر کے پہلے سنتوں کی فضیلت

حدیث ۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ انسان ہمیشہ عصر سے قبل چار رکعت پڑھتا رہتا ہے (یعنی سنتیں) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی لازماً مغفرت فرما دیتے ہیں۔

باب ۱۰:

وضوء کی ابتداء میں بسم اللہ کی فضیلت

حدیث ۵۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ بغیر وضوء کے نماز نہیں ہوتی اور جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضوء نہیں۔ (یہ فرض نہیں بلکہ سنت ہے اہمیت کے پیش نظر اس طرح کا سخت حکم دیا گیا)

باب ۱۱:

تکبیر تحریمہ کے فضائل

حدیث ۵۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تکبیر تحریمہ ہزار اونٹ قربان کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث ۶۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جگہ صحابہ کرام جمع تھے ایک نے کہا مجھے یہ پسند نہیں کہ میری تکبیر تحریمہ فوت ہو جائے اور مجھے اس کے بدلہ پچاس بکریاں ملیں۔ دوسرے نے کہا مجھے یہ پسند نہیں کہ میری تکبری تحریمہ فوت ہو اور مجھے سو بکریاں مل جائیں۔ ایک نے کہا مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میری تکبیر تحریمہ فوت ہو اور مجھے ساری دنیا مل جائے۔ چوتھے نے کہا میری تکبیر تحریمہ فوت ہو جائے میں عشاء سے صبح تک نماز میں مشغول رہوں تو اس کے مقابلہ میں یہ بھی پسند نہیں۔

حدیث ۶۱: یحیی بن معین کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع بن جراح سے سنا کہ جس کی تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی وہ خیر کی امید نہ رکھے۔

باب ۱۲:

فجر کے بعد طلوع تک بیٹھنے کی فضیلت

حدیث ۶۲: حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فجر کے بعد طلوع شمس تک بیٹھا (ذکر واذ کار تلاوت قرآن کرتا رہے) پھر دو رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے۔

حدیث ۶۳: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

صبح کی نماز مسجد میں پڑھے پھر طلوع شمس تک بیٹھا ذکر کرتا رہے جب سورج طلوع ہو جائے تو الحمدللہ کہے اور دو رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلہ دس لاکھ محلات جنت میں دیں گے اور ہر محل میں دس لاکھ حوریں ہوں گی اور ہر حور کے ساتھ دس لاکھ خادم ہوں گے اور وہ اوّابین سے لکھدیا جائے گا۔ (فی اسنادہ ابراھیم بن حیان بن البراء بن النضر حدث بالبواطیل۔ اوردہ الفتنی فی تذکرۃ الموضوعات)

حدیث ۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر طلوع شمس تک وہیں بیٹھا رہا پھر چار رکعت اکٹھی پڑھیں اسی طرح کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین دفعہ۔ قل ھواللہ احد سات دفعہ۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد والشمس وضحاھا۔ تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد والسماء والطارق چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ قل ھواللہ تین دفعہ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر فرشتے بھیجتے ہیں ہر آسمان سے دس فرشتے، ان کے پاس جنت کی ڈشیں ہوتی ہیں اور جنت کے رومال ہوتے ہیں وہ اس نماز کو ان ڈشوں میں ان رومالوں سے ڈھانک کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں وہ اس بندہ کیلئے استغفار کرتی ہے تا آنکہ رب جبار کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں میرے بندے نے میرے لئے نماز پڑھی ہے میں نے اس کے پہلے گناہ سب معاف کئے۔ اب نئے سرے سے عمل کرے۔ (فیہ نوح وقال الفتنی نوح بن ابی مریم المشھور بالوضع)

باب۱۳:

روزہ کی فضیلت

حدیث ۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ فرماتے ہیں کہ رات کو کشتی میں سفر کر رہے تھے کہ ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر لازم کرلیا ہے کہ جو دنیا میں سخت پیاس میں اللہ کیلئے پیاسا رہے گا یعنی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت پیاس کے دان یعنی قیامت کے دن پانی پلائے گا۔

حدیث ۶۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں روزے دار کا سونا عبادت ہے، اس کی خاموشی تسبیح ہے۔ اس کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ اس کے عمل کا ثواب ڈبل ہو جاتا ہے۔

باب۱۴:

فضائل دعاء

حدیث ۶۷: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو لوگ اللہ کے سامنے اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہیں۔ دعاء مانگتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ ان کے ہاتھوں میں وہ ضرور ڈالے جو انہوں نے مانگا۔ (یعنی دعاء قبول فرماتے ہیں۔)

حدیث ۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ جب بندہ دعاء کرتے ہوئے یہ کہتا ہے یارب یارب تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے میں حاضر ہوں۔ مانگ میں عطاء کروں گا۔

حدیث ۶۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا اے بیٹے اکثر دعاء مانگا کر کیونکہ قضاء معلق دعاء سے رد کی جاتی ہے۔

حدیث ۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ خود بندہ کو دعاء مانگنے کی اجازت دیں اور قبولیت کا دروازہ بند کر لیں۔ (فیہ بکر بن خنیس وھو یروی الموضوعات)

باب ۱۵:

ذکر اللہ کی فضیلت

حدیث ۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو کثرت سے ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

حدیث ۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ نفاق سے بری ہے۔

حدیث ۷۳: ام انس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا گناہ چھوڑ دے یہ افضل ترین ہجرت ہے۔

فرائض کی حفاظت کر یہ افضل جہاد ہے۔ ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ نہیں۔

حدیث ۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ غافلین میں ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے میدان سے بھاگنے والوں کے بعد لڑنے والا۔ غافلین ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے میں چراغ روشن کرنے والا۔ غافلین میں ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے خشک جنگل میں ایک سبز درخت۔ غافلین میں ذکر کرنے والا ایسا ہے گویا اس کو اللہ تعالیٰ جنت کا گھر دیکھا دیں گے۔ غافلین میں ذکر کرنے والے کیلئے انسان جن فرشتے تمام چرند پرند حیوان استغفار کرتے ہیں۔

حدیث ۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ وہ ذکر جس کو کراماً کاتبین نہ سن سکیں اس ذکر سے جس کو کراماً کاتبین سن لیتے ہیں ستر درجہ بڑھا ہوا ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ نقشبندی حضرات کا ذکر سلسلہ عالیہ قادریہ کے ذکر سے افضل ہے۔)

حدیث ۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں ذکر خفی کی ذکر جہر پر ایسی فضیلت ہے کہ فرض کی نفل پر۔

حدیث ۷۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔

باب ۱۶:

استغفار کی فضیلت

حدیث ۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر اچھی طرح وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں۔

حدیث ۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو استغفار کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

حدیث ۸۰: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ استغفار کرنے والے کو گناہ پر مصر نہیں کیا جائیگا اگر چہ وہ دن میں ستر دفعہ گناہ کرے۔

حدیث ۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا استغفار کرو ہم نے استغفار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستر مرتبہ استغفار کرو جو بندہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہے اس کے سات سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حدیث ۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ منکر کے علاوہ سب کو معاف فرماتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ منکر کون ہے؟ فرمایا جو استغفار نہ کرے۔

حدیث ۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ گناہ کبیرہ استغفار سے کبیرہ نہیں رہتا۔ (بلکہ معاف ہو جاتا ہے) اور صغیرہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا۔ (بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے)

باب ۱۷:

فضائل تلاوت

حدیث ۸۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اگر کوئی قرآن شریف کو حفظ یا ناظرہ پڑھے تا آنکہ ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلا جنت میں ایک ایسا درخت لگا دیتے ہیں کہ اس کے ایک پتے کے سایہ میں کوّے کا بچہ اڑنا شروع کرے تو وہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا لیکن اس کے ایک پتے کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا۔

حدیث ۸۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں وہ دیکھ کر تلاوت کرے۔

حدیث ۸۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو شخص روزانہ دو سو آیات دیکھ کر پڑھنے کا عادی ہو تو اس کی شفاعت اس کی قبر کے ارد گرد سات اہل قبور کے بارے میں قبول کی جائیگی اور اس کے والدین کے عذاب میں تخفیف ہو گی اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ (اس پر اشکال نہ ہونا چاہیے کیونکہ تخفیف عذاب کفار کیلئے ثابت ہے۔ جیسے ابو طالب کیلئے، ابولہب کیلئے۔ (فیہ خلف بن یحی وھو متروک وقیل کذابٌ)

حدیث ۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بندہ دیکھ کر دو سو آیات کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ جو کچھ زمین میں ہے اس کی تعداد کے بقدر اس کیلئے نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اور فرمایا فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل تلاوت قرآن ہے۔

حدیث ۸۸: بعض صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ دیکھ کر تلاوت کی فضیلت حفظ پر ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

حدیث ۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو سو آیات کی تلاوت کرے وہ غافلین سے نہیں لکھا جاتا اور جو دو سو آیت تلاوت کرے وہ عابدین سے لکھا جاتا ہے۔ جو تین سو آیت پڑھے وہ قانتین سے لکھ دیا جاتا ہے اور جو چار سو آیات پڑھے وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے اجر کا ایک قنطار ہوتا ہے۔ ایک قنطار سو مثقال کا ہوتا ہے۔ ایک مثقال بیس قیراط کا۔ ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر۔ (فیہ حفص بن عمر قیل احادیثہ کذب)

حدیث ۹۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی جس طرح بھی تلاوت کی جائے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر کچھ اصول قرأت کے مطابق پڑھا جائے تو ہر حرف پر بیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر پورے اصول وقواعد سے پڑھا جائے تو ہر حرف پر چالیس نیکیاں ملتی ہیں۔ (فیہ نوح بن ابی مریم قال ابن المبارک

کان یضع الحدیث)

حدیث ۹۱: حضرت ابن عباس حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت کے درجات آیات قرآن کی تعداد کے بقدر ہیں اور قرآن کی آیات چھ ہزار دو صد سولہ ہیں۔ ہر دو درجوں میں زمین آسمان کا فاصلہ ہے۔ صاحب قرآن اعلیٰ علیین میں پہنچ جائے گا۔ اس کے ستر ہزار رکن ہیں۔ ہر رکن کا یاقوت ایک دن رات کی مسافت کو روشن کرتا ہے اور مزید اللہ تعالیٰ کرامت کا جوڑا پہنائیں گے اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت معین نہ ہو تو دیکھنے والوں کی آنکھیں اندھی ہو جائیں۔

باب ۱۸:

علم۔ معلم۔ طالب علم

علم پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

حدیث ۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ عالم او و عابد کے درمیان ستر درجوں کا فرق ہے ہر درجہ کا فاصلہ اس قدر ہے کہ تیز رفتار گھوڑا سو سال میں طے کرے۔

حدیث ۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء سے کہے گا نور کے منبروں پر تشریف رکھیں اور جس کی چاہو سفارش

کرو۔ میں نے اپنا علم تمہارے دلوں میں اسلئے نہیں رکھا تھا تا کہ تمہیں عذاب دوں۔

حدیث ۹۴: حضرت حسن بصریؒ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو طلب علم میں مر گیا یا اس کوشش میں فوت ہو گیا کہ اسلام زندہ ہو جائے تو اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہو گا۔

حدیث ۹۵: حضرت ابو درداء حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں عالم کی موت کا کوئی بدل نہیں۔ اس نقصان کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ عالم کی موت گویا ایک ستارہ بجھ گیا۔ ایک قبیلہ کی موت ایک عالم کی موت سے خفیف ہے۔ یعنی کم نقصان دہ ہے۔

حدیث ۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتی ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے چلا پہلے ہی قدم پر اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (فی سندہ شئی۔)

باب ۱۹:

خوف خداء سے رونے کی فضیلت

حدیث ۹۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ خوف خداء سے ایک آنسو مکھی کے سر کے برابر نکل کر چہرہ پر گر پڑا تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے۔

حدیث ۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار باتیں کہیں وہ نصائح تھے۔۔۔اس میں یہ بھی تھا کہ میری ڈر کی وجہ سے رونے والوں کا مقام رفیق اعلیٰ ہے اس میں ان کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔

باب ۲۰:

جوانی کی عبادت کی فضیلت

حدیث ۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں عابد جوان کی فضیلت بوڑھے پر اس طرح ہے جیسا رسولوں کی فضیلت انبیاء پر، جوان عابد کو اطاعت پر ستر صدیقین کے برابر اجر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں تو میرے نزدیک بعض فرشتوں کے برابر ہے۔ (قال المحقق اسنادہ مظلم)

حدیث ۱۰۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو خوبصورت نوجوان عابد پسند ہے جس کا حسن و جمال بھی اطاعت خداء میں صرف ہورہا ہو اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں کہ یہ ہے میرا بندہ۔

حدیث ۱۰۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس جوان پر تعجب کرتے ہیں جو خواہشات کی طرف مائل نہ ہوتا ہو۔

حدیث ۱۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ بہترین جوان وہ ہے جو بوڑھوں کے مشابہ ہو (یعنی گناہوں سے بچتا ہو اطاعت وعبادت میں لگا رہتا ہو) اور بدترین بوڑھا وہ ہے جو جوانوں کے مشابہ ہو (یعنی ان کی طرح فضولیات لہو و لعب میں مصروف رہے) (فیہ حامد بن آدم۔ وھو مشھور بالوضع وقد جاء مرفوعا، کذافی الحلیہ۔۴/۱۳۸)

باب ۲۱:

بردباری کی فضیلت

حدیث ۱۰۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جاہل کو اللہ کبھی عزت نہیں دیتے اور حلیم یعنی بردبار کو اللہ کبھی ذلیل نہیں کرتے اور صدقہ خیرات سے کبھی مال کم نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۰۴: وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ علم مؤمن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے۔ عقل رہنمائی کرتی ہے۔ عمل اس کا سرمایہ ہے۔ صبر اس کے لشکر کا امیر ہے۔ رفق اس کا باپ اور لین اس کے بھائی ہیں۔

باب ۲۲:

عقل کی فضیلت میں

حدیث ۱۰۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جنت عدن کی طرف ایسے سبق لیجائیں گے جو روزے، نماز، حج، عمرے کے اعتبار سے زیادہ نہ ہوں گے لیکن اللہ نے ان کو ایسی عقل دی ہوگی کہ ان کی وعظ ونصیحت سے دل ڈر جاتے ہوں، لوگ ان کے پاس اطمینان حاصل کرتے ہوں، ان کے جوارح میں خشوع ہو وہ لوگ دنیا میں لوگوں کے نزدیک اچھے تھے آخرت میں اللہ کے نزدیک اچھے ہوں گے۔

حدیث ۱۰۶: حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ حضور سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی روزے رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ حج اور عمرے کرتا ہے۔ جہاد کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے دیگر نیکی کے کام کرتا ہے لیکن قیامت کے دن اس کو ثواب اس کی عقل کے بقدر ملے گا۔ (فیہ عمر بن صبح کان یضع الحدیث)

حدیث ۱۰۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ہر چیز کا کوئی نہ کوئی معدن ہوتا ہے۔ (یعنی چھپا ہوا خزانہ) تقویٰ کا خزانہ عقل مندوں کے دل ہیں۔ (فی سندہ شئی)

حدیث ۱۰۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ صاحب عقل کا سوچ سمجھ کر ایک درہم دینا بلا سوچے سمجھے پچاس درہم دینے سے افضل ہے۔

باب ۲۳

سخاوت کی فضیلت

حدیث ۱۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس کو حسن صورت حُسن خلقت اور نیک بیوی کے ساتھ ساتھ صفت سخاوت مل گئی اس کو دنیا و آخرت کی خیر کا ایک بہت بڑا حصہ مل گیا۔

حدیث ۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں سخاوت جنت کا درخت ہے اور بخل جہنم کا درخت ہے۔ سخی آدمی جنت کے درخت کی ٹہنی کو پکڑتا ہے تا آنکہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ بخیل شخص جہنم کے درخت کی ٹہنی کو پکڑتا ہے تا آنکہ جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔

حدیث ۱۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ سخی شخص اللہ کے قریب ہے، خیر کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (فی سندہ قیل وقال)

حدیث ۱۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ جنت سخیوں کا گھر ہے۔

حدیث ۱۱۳: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاء ہے سخاوت اسی سے نکلی ہے اور جنت میں بخل کا کوئی درخت نہیں۔

باب ۲۴:

صبر کی فضیلت

حدیث ۱۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کوئی ایسا بھی ہے جو بغیر حساب جنت میں داخل ہو؟ فرمایا ہاں ہر رحم کرنے والا اور صبر کرنے والا۔

حدیث ۱۱۵: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کامیاب ہوا جو اسلام لایا اور اسی کے بقدر کفایت روزی دی گئی اور اس نے اس پر صبر بھی کیا۔

حدیث ۱۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ روزہ نصف صبر ہے۔۔۔الخ۔

حدیث ۱۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا میں تکلیف کی وہ گھڑیاں (جس پر انسان نے صبر کیا ہو آخرت میں گناہوں کو بہاء کر لیجائیں گی)

حدیث ۱۱۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نہ کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا قیامت تک مگر یہ کہ مؤمن کا ایسا پڑوسی ہوتا ہے جو اسے تکلیف پہنچاتا ہے۔ (یہ اس پر صبر کرتا ہے)

حدیث ۱۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ وہ مؤمن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اوران کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے اس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اوران کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا۔

حدیث ۱۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ہے کہ جو کسی فقیہ کو تکلیف دیتا ہے گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اور جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

حدیث ۱۲۱: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو میدانِ جہاد میں دشمن سے پنجہ آزماء ہوا پھر صبر کیا تا آنکہ شہید ہوگیا یا اس پر غالب آگیا وہ فتنہ قبر میں مبتلا نہ ہوگا۔

باب ۲۵:

والدین سے حُسن سلوک کی فضیلت

حدیث ۱۲۲: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کا متوسط دروازہ والدین کے ساتھ حُسن سلوک سے کھلے گا۔ جو ان سے نیکی کرے گا اس کیلئے کھل جائیگا جو ان کی نافرمانی کرے گا اس کیلئے نہیں کھلے گا۔

حدیث ۱۲۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح اس حال میں کرے کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں تو اس کیلئے جنت کے دو

دروازے کھل جائیں گے۔

حدیث ۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت اور عمر میں برکت ہو اس کو چاہیئے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی کرے۔

حدیث ۱۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں جنت کے اندر کسی شخص کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کون ہے؟ (یعنی قاری) مجھ سے کہا گیا یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اس طرح ہوتی ہے نیکی یوں ہوتی ہے۔ پھر سب سے بڑی نیکی اپنی ماں سے حُسن سلوک ہے۔

حدیث ۱۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جس نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا ان کا قرض اداء کیا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ابراروں کے ساتھ اٹھائیں گے۔

باب ۲۶:

قناعت کی فضیلت

حدیث ۱۲۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

جس نے اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

حدیث ۱۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ قناعت ایسا مال ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۲۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو اللہ کے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔

حدیث ۱۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو عفت اور بقدر کفایت رزق دے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اس کو کثرت سے مال اور اولاد دے۔

باب ۲۷:

حج کی فضیلت

حدیث ۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب حاجی گھر سے نکلتا ہے کہ ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

حدیث ۱۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ جب حاجی گھر سے نکلتا ہے کہ اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے اگر وہ حج کرنے سے پہلے فوت ہو

جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس راستہ ایک درہم خرچ کرنا اللہ کے نزدیک دس لاکھ درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے وفد تین قسم کے لوگ ہیں۔۱۔غازی۔۲۔حجاج۔۳۔عمرہ کرنے والے۔

حدیث ۱۳۴: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو حرمین میں سے کسی حرم میں فوت ہو گیا اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی اور وہ قیامت کے دن آمنین سے ہو گا۔(فی سندہ ضعف شدید)

حدیث ۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں جو شخص حج وعمرہ کو جاتے ہوئے یا آتے ہوئے فوت ہو گیا۔ نہ وہ حساب کیلئے پیش کیا جائے گا اور نہ اس کا حساب ہو گا۔

حدیث ۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جہاد کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک جہاد کا ثواب لکھا جائے گا اور حج یا عمرے کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک حج یا عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

حدیث ۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے مکہ پیدل حج کیا اس کو ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں ایک نیکی ملے گی، عرض کیا یا رسول اللہ

حرم کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔

حدیث ۱۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ لگاتار حج اور عمرے کرو یہ فقر اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے سے میل کو دور کر دیتی ہے۔

حدیث ۱۳۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں حج میں پیسے کا خرچ کرنا راہ خدا میں خرچ کے برابر ہے یعنی ایک روپیہ سات سو کے برابر ہے۔

حدیث ۱۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حج کی وصیت کرتا ہے۔ تو اس پر چار بندوں کو حج کا ثواب ملتا ہے۔ ا۔ جس نے وصیت کی۔۔ جس نے وصیت لکھی۔ ۳۔ جس سے وصیت کا نفاذ کیا۔ ۴۔ جس نے اس کی طرف سے حج کیا۔

حدیث ۱۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھے۔ پھر آ کر زمزم پیئے وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوتا ہے گویا ابھی اپنی ماں سے پیدا ہوا۔

حدیث ۱۴۲: حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حجر اسود کی زبان ہوگی اور ہونٹ ہوں گے جن لوگوں نے اس کا استلام

کیاان کی گواہی دے گا۔

حدیث ۱۴۳: ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود قیامت کے دن جبل ابی قبیس سے بھی بڑا ہو گا۔ اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے جنہوں نے صحیح نیت سے اس کا استلام کیا ان کی گواہی دے گا اور یہ اللہ کا دائیاں ہاتھ ہے جس سے لوگ مصافحہ کرتے ہیں۔

حدیث ۱۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کا استلام کیا کرتے تھے اور بوسہ بھی لیتے تھے اور فرمایا ابن عباس نے رکن یمانی پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جب سے زمین و آسمان قائم ہوئے ہیں جو لوگوں کی دعاء پر آمین آمین کہتا ہے تم یہاں یہ دعاء مانگا کرو۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

حدیث ۱۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں حجرِ اسود اور رکن یمانی کا استلام گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

باب ۲۸:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت

حدیث ۱۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنے کہنے والے سے ننانوے مصیبتوں کو دور کرتا ہے ان میں سے ادنیٰ چیز ہم وغم ہے۔

حدیث ۱۴۷: حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میں جعفر بن مہر کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب غم بڑھ جائے تو کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کر جب روزی کم ہوجائے تو کثرت سے استغفار کیا کر۔ جب اللہ کی نعمتیں آنا شروع ہوں تو کثرت سے الحمدللہ کہا کر۔

باب ۲۹:

آخرت کے غم کی فضیلت اور دنیا کے غم کے نقصانات

حدیث ۱۴۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ جو شخص آخرت کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غناء سے بھر دیتے ہیں اور اس کے کاموں کو سمیٹ دیتے ہیں اور جو دنیا کا ارادہ کرے اللہ اس کے کاموں کو بگاڑ دیتے

ہیں اور فقر صبح وشام اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔

حدیث ۱۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو بندہ دنیا میں رغبت کرے اور خوب رغبت کرنے لگے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دیتے ہیں اور جو زہد اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کو بغیر سیکھے علم دیتے ہیں اور بغیر کسی ہادی کے ہدایت دیتے ہیں۔

باب ۳۰:

حُسن اخلاق کی فضیلت

حدیث ۱۵۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ دو آدمی جنت میں داخل ہوئے جن کی نمازیں، روزے، حج، جہاد، خیر کے دیگر کام سب برابر تھے لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر حُسن اخلاق کی وجہ سے اتنا بلند درجہ ہوا کہ جیسے مشرق سے مغرب

حدیث ۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات قیدی لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ان کی گردن اڑا دوں، تو اسی لمحے حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا محمد چھ کو قتل کر دیں اس ایک کو نہ ماریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے پوچھا کیوں؟ عرض کیا حسن اخلاق کی وجہ سے یہ لوگوں کو

کھانا کھلاتا ہے ان میں صلح کرواتا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے پوچھا کہ یہ آپ کی رائے ہے یا میرے رب کا حکم ہے؟ عرض کیا آپ ﷺ کے رب نے حکم دیکر بھیجا ہے۔"

باب ۳۱:

صدقہ کی فضیلت

حدیث ۱۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے گا وہ اس وقت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کے بدن پر ایک بھی کپڑے کا ٹکڑا باقی ہے۔

حدیث ۱۵۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں جو کسی بھوکے مؤمن کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائیں گے۔ جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ اس کو قیامت کے دن رحیق المختوم پلائیں گے اور جو ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔

حدیث ۱۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں جو کسی کو روٹی کھلائے تا آنکہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے تا آنکہ وہ سیراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دیں گے، دو خندقوں کا درمیانی

فاصلہ پانچ سو میل کی مسافت ہے۔

حدیث ۱۵۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ بھوکے کو کھانا کھلانے سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں۔

حدیث ۱۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی اپنے کو میٹھی چیز کا ایک لقمہ کھلائے گا وہ قیامت کے دن کی تلخی نہ چکھے گا۔

حدیث ۱۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ صدقہ کیا کرو تمہارا صدقہ اور کھانا سائل کے ہاتھ پر پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر پہنچتا ہے۔

حدیث ۱۵۸: حضرت رافع بن خدیج حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ صدقہ شر کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے۔

حدیث ۱۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک آدمی کے صدقہ کیوجہ سے پوری امت سے عذاب ہٹا دیتے ہیں۔

حدیث ۱۶۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین چیزیں جنت کے خزانہ میں سے ہیں۔ ۱۔ صدقہ کو چھپانا۔ ۲۔ تکلیف کو چھپانا۔ ۳۔ مرض کو چھپانا۔

باب۳۲:

خاموشی کی فضیلت

حدیث ۱۶۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو سچ بولے، خاموش رہے،لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ یہ عقل مند ہے اگر چہ وہ زیادہ تلاوت نہ کرتا ہو۔

حدیث ۱۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو شخص اپنے غصہ کو روکے اللہ تعالیٰ اس سے عذاب کو دور کر دیتے ہیں اور جو اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ایسا شخص اگر اللہ کے سامنے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔

باب۳۳:

مرض اور جنازہ اور عیادت مریض کی فضیلت

حدیث ۱۶۳: حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے ان ساری عبادات کا ثواب لکھو جو یہ ایام صحت میں کرتا تھا۔

حدیث ۱۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو مرض میں مبتلا کرتے ہیں کہ بائیں طرف والے فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ اب اس کے گناہ ہرگز نہ لکھے اور بائیں طرف کو حکم دیتے ہیں اس کی نیکی اسی طرح لکھو جو زمانہ صحت میں لکھی جاتی تھی تا آنکہ میں اس کو وفات دے دوں یا صحت دے دوں۔

حدیث ۱۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے گئے تو حضرت ابودرداء سے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مؤمن تکلیف اور بیماری میں رہتا ہے تا آنکہ اس کے احد پہاڑ سے جیسے گناہ جھڑتے جھڑتے رائی کے دانہ کے برابر رہ جاتے ہیں۔

حدیث ۱۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے مریض کی عیادت کی گویا اس نے راہ خدا میں ایک روزہ رکھا اور راہ خدا کا ایک روزہ سات سو روزوں کے برابر ہے۔

حدیث ۱۶۷: یحیٰ بن عتیق فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن سیرینؒ سے کہا کہ ایک شخص جنازہ میں شریک ہوتا ہے لیکن ثواب سمجھ کر نہیں بلکہ دوستوں اور رشتہ داروں کے حیاء کی وجہ سے (کہ لوگ کیا کہیں گے کہ فلاں نہیں آیا) کیا اس کو بھی ثواب ملے گا؟ فرمایا اس کو ڈبل ثواب ملے گا ایک جنازہ پڑھنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

حدیث ۱۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ جو مصیبت زدہ کو پوچھنے جائے اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا (جتنا اس کو مصیبت پر صبر کرنے کی وجہ سے ملے گا)۔

حدیث ۱۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو کسی پریشان حال کو دلاسا دے اللہ تعالیٰ اس کو تقویٰ کا لباس پہنائیں گے اور اس کی روح پر رحمت نازل فرمائیں گے۔

حدیث ۱۷۰: ایک شخص نے حضرت وہب بن منبہؒ سے پوچھا کہ زبور میں کیا لکھا ہوا ہے؟ فرمایا زبور کے آخر میں میں نے یہ بات دیکھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی یارب مصیبت میں غمزدہ کی تعزیت کرنے والے کو آپ کیا اجر دیتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کو میں ایمان کی چادر پہناتا ہوں پھر کبھی نہیں اتارتا۔

باب ۳۴:

میت کو غسل دینے کی فضیلت

حدیث ۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے میت کو غسل دیا اور کفن دیا اور اس کو اٹھایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی، اس کے عیب کو چھپایا (جو دوران غسل ظاہر ہو گیا ہو) تو وہ ایسا ہی ہے جیسے ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حدیث ۱۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے کسی میت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا لباس پہنائیں گے۔

حدیث ۱۷۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے کسی مسلمان کیلئے قبر کھودی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائیں گے اور قیامت کے دن اس کیلئے ثواب لکھا جائے گا۔

باب ۳۵:

مسلمان کے کام کیلئے سعی کرنے کی فضیلت

حدیث ۱۷۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کیلئے چلے تو ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور ستر گناہ معاف ہوتے ہیں تا آنکہ وہ آپس میں جداء ہو جائیں اگر اس کی کوشش سے اس کا کام ہو جائے تو وہ ایسا ہے گویا ابھی اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ اگر وہ اسی دوران مر جائے تو سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۱۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے کسی مسلمان کی ایک کلمہ یا ایک قدم چل کر مدد کی اللہ تعالیٰ اس کا حشر انبیاء کے ساتھ فرمائیں گے اور مزید یہ اس کو ستر شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حدیث ۱۷۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو کسی ایسے شخص کی درخواست حاکم وقت تک پہنچا دے جو خود نہیں پہنچا سکتا اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کو ثابت قدم رکھیں گے۔

باب ۳۶:

جہاد فی سبیل اللہ کے فضائل

حدیث ۱۷۷: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شہید کا چھ طرح سے اعزاز و اکرام ہوتا ہے۔ ۱۔ تلوار لگتے ہی سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ۲۔ جنت میں اس کو اس کا ٹھکانہ دیکھایا جاتا ہے۔ ۳۔ ایمان کے زیور سے اس کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ ۴ حورعین سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا، عذاب قبر سے محفوظ رہے گا، قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے مأمون ہوگا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج سجایا جائے گا جس کا ایک ایک موتی دنیا وفیہا سے قیمتی ہے۔ ۲۷ حوروں سے اس کی شادی ہوگی اور اپنے رشتہ داروں میں ستر افراد کی شفاعت کا اسے حق دیا جائے گا۔

حدیث ۱۷۸: یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم پر اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں درہم و دینار میں کھیلتے ہو۔ تمہارے گھروں میں کیا کچھ ہے تمہیں خوب معلوم ہے۔ کل صبح جہاد میں قدم بڑھا کر چلو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب بندہ راہ خدا میں ایک قدم اٹھاتا ہے تو حورالعین اس کی طرف بڑھتی ہے اس سے مٹی کو صاف کرتی ہے اور کہتی ہے قربان جاؤں مرحبا۔ مرحبا۔

حدیث ۱۷۹: حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں

راہ خدا میں سرحد کا ایک دن پہرہ پورا ایک ماہ کعبہ شریف میں قیام اور صیام سے ہزاروں گنا بڑھا ہوا ہے۔

حدیث ۱۸۰: حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اللہ کے راستہ میں تین دن کا پہرہ دینا لیلۃ القدر میں مسجد حرام یا مسجد نبوی یا بیت المقدس میں عبادت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔(اسنادہ ضعیف جدا)

حدیث ۱۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ساحلی سمندر پر ایک رات مجاہدین کا پہرہ دے وہ گھر کی ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے اور سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔اس حساب سے گویا تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کی عبادت سے افضل ہوا۔

حدیث ۱۸۲: عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ایک صبح یا ایک شام اللہ کے راستہ میں گھر کی ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔

باب ۳۷:

کاشت کاری کے فضائل

حدیث ۱۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی

مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے اور اسے انسان کھاتے ہیں یا پرندے یا چوپائے تو کاشت کرنے والے کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۱۸۴: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے پھل دار درخت لگایا تو اللہ تعالیٰ پھل کی تعداد کے بقدر نیکیاں عطاء فرمائیں گے۔

باب ۳۸:

باوضو سونے کے فضائل

حدیث ۱۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جسموں کو پاک کرو اللہ تعالیٰ تم کو پاک کریں۔ جو شخص رات کو باوضو ہوتا ہے تو ایک فرشتہ بھی اس کے ساتھ رات گزارتا ہے بندہ رات کو جب بھی اللہ سے کچھ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی عطاء فرماتے ہیں۔

حدیث ۱۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جو بندہ رات کو باوضوء سوتا ہے تو ایک فرشتہ بھی اس کے ساتھ رات گزارتا ہے جب بھی بندہ کی رات کو آنکھ کھلتی ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ اس بندہ کی مغفرت فرما یہ باوضوء سویا۔

باب ۳۹:

قرض دینے کے فضائل

حدیث ۱۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بندہ قرض دے اس کو صدقہ کے برابر ثواب ملے گا۔

حدیث ۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تنگ دست کو قرض دینا صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث ۱۸۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کل اسے عرش کا سایہ نصیب ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اسے معاف کردے۔

حدیث ۱۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں اور اس کی مصیبتیں دور ہوں اسے چاہیئے کہ تنگدست کو مہلت دے۔

باب ۴۰:

سلام اور اس کے جواب کے فضائل

حدیث ۱۹۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے سرکار نے فرمایا کہ اے انس رضی اللہ عنہ ہر ملنے والے کو سلام کیا کر اس سے نیکیاں بڑھ جائیں گی۔ اکثر گھر میں نماز پڑھا کر (یعنی نوافل) تیرے گھر میں بہت خیر و برکت ہوگی۔

حدیث ۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔ الخ۔

حدیث ۱۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے دس آدمیوں کو سلام کیا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ اگر وہ اسی دن فوت ہو گیا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

باب ۴۱:

فضائل الاعمال

حدیث ۱۹۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ بندہ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ اس کو جہنم سے محفوظ رکھیں گے اور جو کسی مسلمان کو تہمت لگاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط پر روک لیں گے تا آنکہ وہ پہلے اس جرم سے خلاصی حاصل کرے۔

حدیث ۱۹۵: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جو نماز، روزہ، صدقہ سے بھی افضل ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ فرمایا لوگوں کے درمیان صلح کروانا۔ الخ۔

حدیث ۱۹۶: حضرت حسان بن عطیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مسواک والی دو رکعت بغیر مسواک کی ستر رکعات سے بہتر ہے۔ مسواک وضوء کا حصہ ہے اور وضوء ایمان کا حصہ ہے۔

حدیث ۱۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اندھے کو چالیس ہاتھ پکڑ کر چلایا گویا کہ اس نے غلام آزاد کیا۔

حدیث ۱۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو اندھے کو چالیس قدم چلائے اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

حدیث ۱۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے نابینا کو چالیس قدم چلایا اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

حدیث ۲۰۰: ابوعمر صنعانی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آسمان پر ایک فرشتہ ہے جس کو یسع کہا جاتا ہے جب بندہ سات مرتبہ یاارحم الراحمین کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تیری بات سنی جاچکی اب اپنی ضرورت کا سوال کر۔

حدیث ۲۰۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایام بیض کا پہلا روزہ تین ہزار سال کے روزوں کے برابر ہے اور دوسرا روزہ دس ہزار سال کے برابر ہے اور تیسرا روزہ آٹھ ہزار سال کے روزوں کے برابر ہے۔

(فیہ متروک بل کان ممن یضع الحدیث اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات؟ والسیوطی فی اللالی المصنوعۃ، والشوکانی فی الفوائد المجموعۃ وقال رواہ ابن شاہین وھو موضوع)

حدیث ۲۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو حورین اس کو ڈھانپ لیتی ہیں اور جب وہ فارغ ہوکر بغیر دعاء مانگے چلا جاتا ہے ت وہ حوریں اس سے جدا ہوجاتی ہیں اور اس کے اس فعل پر تعجب کرتی ہیں۔

حدیث ۲۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتادیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسجد کا امام بن جا۔ اس نے عرض کیا اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن بن جا۔ اس نے عرض کیا حضرت اس کی بھی طاقت نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو امام کے بالکل پیچھے صف اول میں کھڑا ہوا کر۔

حدیث ۲۰۴: حضرت ابی برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے عمل بتلائیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ فرمایا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر۔

حدیث ۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے راستہ میں کانٹے دیکھے تو کہنے لگا خدا کی قسم میں تمہیں ضرور اٹھاؤں گا تاکہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس سے ان کو اٹھایا اس پر اس کی مغفرت کر دی گئی۔

حدیث ۲۰۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اگر میں قسم اٹھاؤں تو حانث نہ ہوں گا کہ بندہ میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب بندہ مؤذن ہے۔

حدیث ۲۰۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے

صرف ایک سال صحیح نیت سے بلا مطالبہ اجرت اذان دی قیامت کے دن اسے جنت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائیگا جس کی چاہے سفارش کر۔

حدیث ۲۰۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے گرا ہوا لقمہ اٹھایا اس سے مٹی وغیرہ صاف کی پھر اس کو کھایا اس کیلئے سات سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر اس سے صرف صاف کر کے ایک طرف رکھ دیا اس کو ستر نیکیاں ملیں گی۔

الحمد للہ تمت ترجمہ الکتاب بتوفیق اللہ عز وجل

طالب دعاء (مترجم)

عبد الغنی طارق لدھیانوی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔ ووفاق المدارس پاکستان۔

ایم۔ اے اسلامیات۔ بلوچستان یونیورسٹی۔

استاذ حدیث و مدیر جامعہ حمیر اللبنات رحیم یار خان

رئیس مجلس تحقیقات علمیہ۔ رحیم یار خان۔

مجلس تحقیقات علمیہ کی تصنیفی خدمات

۱	(فقہی احکام) ترجمہ تسہیل الضروری (جلد اول دوم) مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۲	خطبات صفدر جلد اول، دوم — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۳	فضائل کا نچوڑ (ترجمہ لباب الحدیث) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۴	صحابہ کرام کے آنسو — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۵	صالحین کے آنسو — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
٦	رسول اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۷	بستان الصالحین (عربی) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۸	جنت کے حسین مناظر (ترجمہ صفۃ الجنۃ اصبہانی) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۹	تنبیہ المسلمین (ترجمہ مبہمات ابن حجر) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۱۰	اصلی زاد الداعی (عربی) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۱۱	سرتاج محدثین (ترجمہ الخیرات الحسان) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۱۲	تباہی کے ستر راستے (ترجمہ الکبائر ذہبی) — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۱۳	گیارہ گناہ گار جماعتیں — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۱۴	دس گناہ گار عورتیں — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۱۵	کتاب العقائد والقواعد — مولانا محمد عطاء المنعم	(مطبوع)
۱٦	شان ابی حنیفہؒ (ترجمہ تبییض الصحیفہ) — مولانا حبیب الرحمٰن	(مطبوع)
۱۷	امام اعظم ابوحنیفہؒ (ترجمہ المواہب الشریفہ) — مولانا خدا بخش ربانی	(مطبوع)
۱۸	ہم کون ہیں — مولانا حماد اللہ عثمانی	(مطبوع)
۱۹	رسول اکرم ﷺ کے آنسو — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۲۰	انوار السنن للترمذی — مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)

۲۱	دموع الرسول (عربی)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۲	دموع الصحابہ (عربی)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۳	تبسمات مصطفیٰ (عربی)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۴	جنت وجہنم (ترجمہ البعث النشور)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۵	الاستعداد لیوم الحساب (عربی)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۶	الدلائل القویہ فی اثبات حیاۃ النبویہ	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۷	نبوی دن رات (ترجمہ عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۸	اعلیٰ حضرت کے کارنامے	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۲۹	اسلامی تجارت کی برکات	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۳۰	خطبات صفدر جلد سوم و چہارم	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۳۱	بھوک کے فوائد (ترجمہ الجوع، لابن ابی الدنیا)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۳۲	مسئلہ حیات ، رعلماء اسلام	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۳۳	انوار النوریہ (ترجمہ الاحادیث القدسیہ)	مولانا عبدالرشید رشیدی	(غیر مطبوع)
۳۴	عطاء الباری شرح بخاری	مولانا محمد عطاء المنعم	(غیر مطبوع)
۳۵	امام اعظمؒ کے فقہی فیصلے	مولانا خدا بخش ربانی	(غیر مطبوع)
۳۶	اخلاق حسنہ (ترجمہ مکارم الاخلاق)	فاضلہ عائشہ صدیقہ	(غیر مطبوع)
۳۷	دموع الصالحین (عربی)	مولانا عبدالغنی طارق	(غیر مطبوع)
۳۸	صالحین کا انداز سخاوت (ترجمہ الجود والکرم)	مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۳۹	اعمال صالحہ پر کیا ملے گا؟	مولانا عبدالغنی طارق	(مطبوع)
۴۰	جہنم کے ہولناک مناظر (ترجمہ صفۃ النار)	مولانا خدا بخش ربانی	(غیر مطبوع)
۴۱	آزادی اور جشن آزادی	مولانا حماد اللہ عثمانی	(مطبوع)
۴۲	چہل حدیث	محمد عطاء المنعم صاحب	(مطبوع)

هدیہ منجانب

طالبِ دُعاء:

حاجی محمد انور صاحب و پسران

سلیکٹ موبائیل اینڈ حمزہ آئل ٹریڈرز

شاہی روڈ رحیم یار خان

068 - 5880748
0300 - 8671543
0321 - 8701543

نوٹ: یہ کتاب مفت تقسیم کی جائے، فروخت نہ ہوگی

Scanned with CamScanner